عصر حاضر میں دعوت دین کو درپیش مشنری چیلنج اور اس کے مقابل حکمت عملی
(ایک مفصل تحقیقی جائزہ)

Missionary Challenge in the Current Era and Effective Da'wah Strategy: A Detailed Research Review

Shaista Syed Wahid
M Phil, Department of Quran O Sunnah, Karachi University
Head of Quranic Tafseer Department (Burooj Institute)
Head of Ehya-ul-Emaan (Islamic Organization)
Email: shaista_syed@hotmail.com

Abstract

In these contemporary times, the rivals of Islam have attempted their best to tarnish the image of Islam. In this regard, Christian missionaries have played an extremely prominent role. The Missionaries have been working massively in multi-dimensional domains but for now, we will focus on their basic methodology in Missionary Schools and Education Systems. These school systems have intelligent policies planned to promote their culture and downgrade Islam. This critical time calls for Muslims to gather and review the methodology of these missionary schools so that they can devise a comprehensive strategy to protect the genuine concept of Islam so that Muslims can be informed about their hidden tactics. At this time, these missionaries have smartly spread their network of educational professional Organizations all over the world and especially in Muslim countries. According to a report, the largest number of Muslim students are studying in Christian schools and institutions throughout the globe, and the number of Muslim students studying in Christian schools is about 3100 million. Missionary schools are running with the prime objective of bringing people closer to Christianity and instilling doubts about Islam. They silently inject hatred against Islam and have been eradicating Islamic identity in young Muslims. In these schools, Muslim children are made to practice Christian traditions systematically by practically implementing them in their daily lives. As indicated in a report, there are more than 98,720 missionary schools, where Muslim children have been brainwashed. Their teachers are academically qualified but also have strong prejudice against Islam. Their main intention is to create doubt and confusion so that if Muslims do not become Christians, they will not even stay devout Muslims. The main objective of this study is to analyze the methods of Christian missionary schools and colleges and their rapidly growing activities. And also to propose an effective strategy to portray the original concept of Islam by using the latest Technology for Da'wah purposes. This will surely unmask the deceptive face of missionary education systems. The kind of training they are being given in these schooling systems should be closely monitored, and as well as awareness should be spread to the masses regarding their deceitful strategies

Keywords: Effective Dawah Strategy, Missionaries School, Tactics of Christian missionaries

آج کے پر فتن اور پر آشوب دور میں الحاد اور بے دینی کا چرچا ہے۔ اسلام دشمن عناصر سر گرمِ عمل ہیں۔ عصر حاضر میں دشمنان اسلام نے اسلام کو داغدار کرنے کے لئے بھرپور کوششیں کی ہیں ان میں کرسچن مشنریز(Christian Missionaries) کا کردار بہت نمایاں ہے، اس سے پہلے کہ اسلام دشمنی میں عیسائی مشنریز کے کردار کی بات کی جائے اس کا مختصر تعارف ضروری ہے۔

عیسائی مشنری کیاہے؟

عیسائی مشنریز کی ابتداء تیرھویں صدی عیسوی میں ہوئی، درحقیقت یہ استعماری تحریک ہے، جو سیاسی اور دینی بنیادوں پر قائم ہوئی، اس کا فوری سبب صلیبی جنگوں کی شکست بنی۔ ان مشنریز کا اصل مقصد بین الاقوامی طور پر بڑے پیمانے پر تمام قوموں خاص طور پر مسلمان قوم میں عیسائیت کی اشاعت و تبلیغ ہے۔ اس سلسلے میں ماہر ترین عیسائی مبلغین کے ذریعے عیسائیت کی ترویج کی جاتی ہے، جس کا مقصد پوری دنیا پر بلا شرکتِ غیرے کنٹرول کا حصول تھا۔ مغربی قوتوں نے ان مشنریز کی بھرپور مدد کی۔ ان کو ہر سٹیج پر خصوصی آسانیاں فراہم کی گئیں، اور ان کو حکومتی لیول پر بہت سے اختیارات دیئے گئے تاکہ وہ اسلام اور دوسرے مذاہب کے خلاف مستحکم طور اپنی سرگرمیاں جاری رکھ سکیں۔[1]

عیسائی مشنریز کی اسلام دشمن سرگرمیاں

عیسائی مشنریز کی اسلام دشمن سرگرمیاں کسی سے پوشیدہ نہیں ہے۔ فتنوں کے اس دور میں عیسائی مشنریز اپنی اسلام دشمنی اور تعصب کو بہت منظم طور پر ایک الگ شکل میں سامنے لائے ہیں۔ یہ میڈیا اور جدید ٹیکنالوجی کے کیل کانٹوں سے لیس ہیں اور چہار جہت سے اسلام کی ساکھ کو گرانے کے لئے مصروفِ عمل ہیں۔

ایک طرف تعلیم کو ڈھال بناکر مسلمان نسلوں کی برین واشنگ کرکے ان کے اسلامی تشخص اور ایمانی طرزِ حیات کو ختم کرنے کی مذموم کوششیں زور وشور سے جاری ہیں تو دوسری طرف معاشرے کے کمزور طبقات خاص نشانے پر ہیں۔ دو تین نسلوں کی مسلسل محنت کے بعد مسلمانوں کی ایک بڑی تعداد کو عیسائی بنایا جاچکا ہے۔ اس سازشی حکمت عملی کے خلاف بہت سے علماء اور دانشور آواز اٹھا چکے ہیں۔[2] باقاعدہ منصوبہ بندی کے ذریعے گاؤں کے گاؤں اور مخصوص علاقے اور شہر منتخب کیے جاتے ہیں، وہاں ترقیاتی کاموں کی داغ بیل ڈالی جاتی ہے اور انہیں پایۂ تکمیل تک پہنچایا جاتا ہے۔ پھر طبی اور دیگر سہولیات اور مالی مدد کے ذریعے لوگوں کے دل نرم کرکے انہیں جبری طور پر عیسائیت اختیار کرنے کے لئے ان پر دباؤ ڈالا جارہا ہے۔

مسلمان ناموں کے ساتھ ہمارے گردونواح میں خاموشی سے عیسائیت کی تبلیغ کرنے والے خاص الخاص سینکڑوں کارندے اسلام کی تنزلی اور عیسائیت کے ارتکاز کے لئے سرگرم عمل ہیں۔[3]

ایک محتاط تجزیے کے مطابق عیسائیت کے فروغ کا کام اس قدر بڑے پیمانے پر کیا جارہا ہے کہ دنیا میں عیسائی مشنریز کے 1800 ٹیلی ویژن اور ریڈیو اسٹیشن عیسائیت کے فروغ کے لئے کام کر رہے ہیں، عیسائی مشنریز تقریبا تیس لاکھ کمپیوٹرز اور چار ہزار نیوز ایجنسیز کے ساتھ کلیسا کے زیر نگرانی یہ کام بہت منظم طریقے سے کر رہی ہیں۔[4]

تعلیم عیسائی مشنریز کا خاص ہتھیار

حقیقت تو یہ ہے کہ یہ مشنریز انتہائی مؤثر منصوبہ بندی اور عیاری سے عیسائیت کے کلچر کو فروغ دینے اور اسلام کو نقصان پہنچانے کے لئے مستقل بنیادوں پر کام کر رہی ہیں۔ مگر ان تمام جہتوں کا جائزہ اس آرٹیکل میں لینا ممکن نہیں ہے۔ فی الوقت ہم تعلیم کی آڑ میں ہونے والی ان کی شیطانی سرگرمیوں پر اپنی توجہ مرکوز کریں گے۔

تعلیم کو ان کی تبلیغی سرگرمیوں میں بطور ہتھیار استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ مشنریز دنیا بھر میں عیسائی تہذیب و ثقافت کا پرچار کرتی ہیں۔ اور مسلم نوجوان نسل ان کا خاص ہدف ہے۔ انتہائی منصوبہ بندی کے ساتھ مسلمانوں میں اسلامی تشخص اور طرزِ فکر کے بتدریج خاتمے کے لیے سر توڑ کوششیں کی جارہی ہیں۔

عیسائی مشنریز نے اپنے مقاصد کی تکمیل کے لئے تعلیم کے شعبے پر خاص توجہ دی ہے۔ اور مسلمانوں کی نسل کی ذہن سازی کے لئے سنجیدگی سے کام جاری ہے۔ ویٹی کن سٹی اٹلی کے شہر روم کے اندر ایک آزاد ریاست ہے، یہاں رومن کیتھولک چرچ کے سربراہ یعنی پوپ کی حکمرانی ہے[5]۔ ذرائع ابلاغ کی مدد سے منعقد ہونے والی کانفرنسوں میں جو حکمت عملی عیسائی مشنریوں نے طے کی تھی اسے ویٹی کن سٹی کی ایک مجلس نے اپنے اعلامیے میں شائع کیا ہے، اس اعلامیے میں جہاں عیسائی مبلغین کو میڈیا کے تمام ذرائع کے استعمال کی تاکید کی گئی وہیں اس بات پر بھی زور دیا گیا کہ:

"ایسے اسکولوں، کالجوں اور یونیورسٹیوں کا قیام عمل میں لایا جائے جہاں طلبہ کی تربیت اور ذہنی نشوونما کلیسا کی تعلیمات کے مطابق ہوں، تعلیم کے ذریعہ عیسائی مشنریوں کی مہم کا بنیادی مقصد مسلمان بچوں کو عیسائی بنانا نہیں ہوتا بلکہ ان کی ایسی ذہن سازی مقصود ہوتی ہے کہ وہ اسلام کے تعلق سے بے اعتمادی کا شکار ہو جائیں۔"[6]

مشنریز کی کانفرنسیز: Confrences of Missionaries

ذرائع ابلاغ کی مدد سے منعقد ہونے والی کانفرنسوں میں سال بھر کی کارکردگی کا جائزہ لیا جاتا ہے، اور نئی حکمت عملی کی منصوبہ بندی کی جاتی ہے، مختلف ممالک کے نمائندے اپنے حلقوں کی رپورٹ پیش کرتے ہیں، ایسی متعدد کانفرنسوں کا انعقاد ریکارڈ پر ہے۔ انہی میں سے ایک کانفرس میں مشنریز کی طے شدہ منصوبہ بندی کو ویٹی کن سٹی نے شائع کیا ہے، یہ ان کے ناپاک عزائم کا جیتا جاگتا ثبوت ہے، اس میں زور دیا گیا ہے کہ اپنے منصوبے کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لئے میڈیا کا بھرپور استعمال کیا جائے۔

عیسائی مبلغین کے نظریات 7

"امریکی مبلغ Takle کہتا ہے، ضروری ہے کہ ہم اسکول قائم کرنے کی ہمت افزائی کریں، خصوصا مغربی تعلیم پر ابھاریں، کیونکہ بہت سے مسلمان ایسے ہیں کہ صرف انگریزی زبان سیکھنے سے ان کے ایمان و اعتقاد کمزور پڑ گئے، اس لیے کہ ہمارے نصاب کی کتابیں پڑھنے کے بعد کسی مذہبی مقدس کتاب پر ایمان رکھنا آسان نہیں رہتا۔"

"عیسائی مبلغہ انا ملی گن کہتی ہے کہ اسلام کے قلعے تک پہنچنے کا تعلیم سے مختصر اور کوئی راستہ نہیں ہو سکتا"۔

مشن اسکولز کالجز اور کانوونیٹ

ہادیِ برحق کی وہ قوم جو جہالت کے گھٹاٹوپ اندھیروں میں سحر بن کر ابھری، جس نے یورپ کی تاریکیوں کو علم کے نور سے منور کیا، حیرت تو اس بات پر ہے کہ اس قومِ رسول ہاشمی صلی اللہ علیہ وسلم کو علم کے زیور سے آراستہ کرنے کے لئے مشنری اسکولز، کالجز اور کانوونیٹ قائم کئے گئے۔

"ایک رپورٹ کے مطابق 98ہزار720 سے زائد مشنری اسکولز ہیں، جہاں مسلم بچوں کا برین واش کیا جاتا ہے۔"[8]

عیسائی مسلمانوں کے ازلی دشمن ہیں۔ یہ اپنی ناپاک سازشوں کے ذریعے اسلام کی جڑوں کو کاٹنے میں نبی اکرم ﷺ کے زمانے سے تا امروز مصروف ہیں۔ آج کلمہ گو مسلمان اپنے بچوں کو دنیا سنوارنے کے لئے ان اسکولوں میں داخل کروارہے ہیں- آج کے دور کے مسلمان اس قدر بے خبر ہیں کہ دنیا کی جاہ کی طلب میں اپنے دین و ایمان کو داؤ پر لگا کر اپنے جگر کے ٹکڑوں کو اسلام کے دشمنوں کے حوالے کر دیتے ہیں۔ دارِفانی کی چمک نے ان کی نگاہوں کو خیرہ کر دیا ہے۔ یہ دنیا کے مرتبے کو پانے کے لئے آخرت کے مرتبے سے دستبردار ہونے کو تیار ہیں۔

محمد آفندی طلعت مصری نے اپنی کتاب "تربیۃ المراۃ" میں ان اسکولوں کے پسِ پردہ مقاصد کو واضح کیا ہے۔ اس کتاب کا ترجمہ محمد فیض اللہ برکاتی مصباحی نے کیا ہے۔ ان کے کہنے کے مطابق:

"اسلام کے ستون کو ڈھانے اور اس کی عمارت کو منہدم کرنے کا سب سے کارگر ذریعہ یہ ہے کہ مسلمان بچوں کو عیسائی اسکولوں میں تربیت دی جائے اور ان کی نشوونما کے دور سے ہی ان کے دلوں میں شک و شبہ کے بیج ڈالے جائیں تاکہ ان کے عقائد اس طور پر بگڑ جائیں کہ ان کو پتہ بھی نہ چلے۔ یوں اگر ان میں کوئی عیسائی نہ بھی ہوا تو اتنا تو ہو گا کہ وہ مسلمان بھی نہ رہے گا بلکہ دونوں کے درمیان تذبذب اور کشش و پیچ کا شکار بنے رہے گا"۔[9]

مشنری اسکولوں کے اساتذہ

مشنری اسکولوں اور کالجوں میں تعلیم دینے والے اساتذہ کے لئے اچھی تعلیمی قابلیت رکھنے والوں کا انتخاب کیا جاتا ہے اور پھر انہیں خاص تربیت سے گزارا جاتا ہے۔ مگر اس ضمن میں اس بات کا خاص خیال رکھا جاتا

ہے کہ ان کے دل و دماغ اسلام دشمنی سے لبریز ہوں اور ان کے جسموں میں خون کے ساتھ اسلام کی نفرت بھی گردش کرتی ہو۔ ان کے افکار و نظریات تعصب میں ڈوبے ہوں مگر اس کا زہر ان کے لب و لہجے سے نہ جھلکے، ان کی مصنوعی نرمی ان کے عزائم کو ڈھانپ لے، ان کا طریقہ ہاتھ میں چھری اور منہ پہ رام رام کے مصداق ہو۔

محمد امین (سابق عمانوایل مہنگاپادری) نے اسلام لانے کے بعد ان کے مقاصد کو تفصیلی طور پر بیان کیا ہے:[10]

"مشن اسکولوں کا مقصد علم کی اشاعت نہیں بلکہ اس ذریعے سے مسیحیت کی ترویج ہے۔ ان مشنری اسکولوں میں بچہ ماحول سے بہت زیادہ متاثر ہوتا ہے۔ بچے کی لوحِ قلب کوری ہوتی ہے، استاد اس پر جو نقوش چاہے کندہ کر سکتا ہے۔ ظاہر ہے کہ جب ماحول عیسائی ہو، استاد عیسائی ہو، اور نصاب تعلیم میں عیسائیت کو مرکزی مقام حاصل ہو تو بچہ کیوں نہ سیرت وصورت کے اعتبار سے پوراعیسائی بن کر نکلے گا"۔

مسلمان نسل عیسائی مشنریز کی پہلی ترجیح ہوتی ہے، مسلم بچے ان کا خاص ٹارگٹ ہیں۔ مبلغ زویمر کی رپورٹ ان کی خاص منصوبہ بندی کو بے نقاب کر رہی ہے جو اسنے 1923 میں ہونے والی مشنریز کانفرنس میں پیش کی، جس میں اس نے کہا تھا:

"یہ ضروری ہے کہ ہر میدان میں ساری توجہ مسلمانوں کی نئی نسل پر دی جائے تا کہ ان کا احاطہ کیا جا سکے، اور براہ راست اس سے رابطہ قائم رہے اس لیے کہ نئی نسل میں اسلامی روح کی روشنی بچپن ہی سے شروع ہو جاتی ہے، لہذا اس کو پیش نظر رکھتے ہوئے مسلمانوں کی چھوٹی نسل کا شعور پختہ ہونے سے پہلے ہی اس پر بھرپور توجہ دی جائے۔"[11]

ان تربیت یافتہ اساتذہ کی پیشانی پر اسلام دشمنی کی سلوٹیں عموماً ظاہر نہیں ہوتیں۔ ان کے ہونٹوں کی مسکراہٹ ان کے جارحانہ عزائم کو چھپا لیتی ہے۔ مگر جب اسلام سے بغض اور دشمنی حد سے بڑھ جاتی ہے تو بہت دفعہ یہ عناد چھپائے نہیں چھپتا اور ظاہر ہو کر رہتا ہے۔

"گزشتہ سالوں عیسائی سینٹ انیس ویمن کالج میں ایک خاتون لیکچرر نے اسلام، پیغمبرِ اسلام اور قرآن مجید کے بارے میں جو زہر افشانی کی ہے وہ اس کا کھلا ثبوت ہے، جس کالج میں تین ہزار سے زائد مسلم طالبات زیر تعلیم ہوں وہاں کی ایک لیکچرر کا یہ اقدام صاف بتاتا ہے کہ مشنری اسکولوں اور کالجوں میں مسلم طلبہ کی اسلام کے خلاف اس قسم کی ذہن سازی عام ہے، بتایا گیا ہے کہ مذکورہ خاتون لیکچرر کا یہ اقدام کوئی پہلا واقعہ نہیں ہے بلکہ وہ اس سے قبل بھی کئی بار اس قسم کی حرکت کر چکی ہے۔"[12]

مشنری تعلیم کا مقصد

عیسائیوں نے اپنے مذہب کے فروغ اور دین اسلام کی بیخ کنی کے لئے مسلمانوں کی نسل کو اپنا خاص نشانہ بنایا ہے۔ سمجھ بوجھ رکھنے والا ہر شخص یہ بات بخوبی جانتا ہے کہ مشنری اسکولوں میں مسلمان بچوں کے دلوں کو عیسائیت کے لئے نرم کیا جاتا ہے۔ عیسائی تہذیب و ثقافت کو بہت اعلیٰ بنا کر ان کے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔ ان مشنری اسکولوں میں بچوں کے ذہنوں کو خاص مزاج میں ڈھالا جاتا ہے۔ ان کے افکار و خیالات پر اپنا ملحدانہ رنگ چڑھایا جاتا ہے، اور توحید کے عَلم برداروں کی اولاد مشرکانہ نظریات کا اشتہار بن جاتی ہے۔ یہ برملا اپنے خیالات کا پرچار کرتے ہیں۔ ان کی تربیت مغربی طرز پر اس طرح کی جاتی ہے کہ وہ مغربی تہذیب کے پرستار ہوں اور اسلامی تہذیب پر شرمسار ہوں۔ چنانچہ اس کی تائید مشہور مبلغ زویمر کے ان الفاظ سے ہوتی ہے جو اس نے ۱۹۳۲ء میں القدس میں منعقدہ ایک کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہے تھے:

"اس نے کہا کہ ہم اگر مسلمانوں کو عیسائی نہ بھی بنا سکیں تو اتنا ضرور کریں کہ ان کو اسلام سے نکال دیں اور اس کا طریقہ یہی ہے کہ ان کے دلوں میں اسلام کے عقائد کے بارے میں شکوک و شبہات ڈال دیں۔"[13]

اس وقت پوری دنیا اور بالخصوص مسلم ممالک میں بڑی چالاکی کے ساتھ ان مشنریوں نے اپنے تعلیمی اداروں کا جال پھیلا دیا ہے۔[14]

مشنریز کے تیار کردہ نظامِ تعلیم نے مسلمانوں کی ایسی نسل کو جنم دیا۔ جو اسلامی تشخص اور ثقافت کی امین نہیں ہے۔ اخلاقی اقدار، ایمانی عقائد اور اسلامی طرز زندگی ان کے لئے ایک بوجھ سے زیادہ کچھ نہیں۔ ان کے دل اسلامی نظریات سے ناواقف ہیں۔ اپنے اسلاف کے اوصاف کی کوئی جھلک ان کے کردار میں نظر نہیں آتی۔ وہ ایمانی ضابطۂ حیات کے باغی ہیں۔ اس وقت کے اسلامی دانشور اگر صورتحال پر غور کریں تو امت مسلمہ کا مستقبل انتہائی خطرے میں ہے، اسلامی ثقافت کی پیٹھ میں چھری گھونپی جا چکی ہے۔ کبوتر کی طرح آنکھیں بند کر کے اس حقیقت سے ںظریں چرانا عقلمندی نہیں ہے۔ عیسائی مشنریز تعلیم کو آڑ بنا کر نئی نسل کو اسلام سے دور کر رہی ہیں۔ اس سے پہلے کہ پانی سر سے گزر جائے ہمیں ہوش میں آنا ہو گا۔

قرآن کا انتباہ

کلام اللہ میں کل کائنات کے خالق و مالک نے 1400 سال قبل ہی یہود و نصاری کے بارے میں خبردار کر دیا تھا۔ یہ کبھی بھی مسلمانوں کے دوست نہیں ہو سکتے، مسلمانوں پر کوئی مشکل پڑتی ہے تو یہ خوش ہوتے ہیں، اور جب انہیں

کوئی خیر ملتی ہے تو غم وغصے سے اپنی انگلیاں چبالیتے ہیں۔ یہ مسلمانوں کو اپنے طریقے پر لانے کے لئے کچھ بھی کر سکتے ہیں۔ ان کے اوچھے ہتھکنڈوں سے بچنے کا طریقہ بھی کلام الٰہی میں بتادیا گیا ہے کہ

"وَلَنْ تَرْضٰی عَنْكَ الْيَهُوْدُ وَلَا النَّصٰرٰی حَتّٰى تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْ ؕ قُلْ اِنَّ هُدَى اللّٰهِ هُوَ الْهُدٰى ؕ وَلَىِٕنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَآءَهُمْ بَعْدَ الَّذِىْ جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ مَا لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ وَّلِىٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ"[15]

"اور یہود ونصاری تم سے اس وقت تک ہرگز راضی نہیں ہوں گے جب تک تم ان کی ملت کی پیروی نہیں کروگے۔ کہہ دو کہ حقیقی ہدایت تو اللہ ہی کی ہدایت ہے۔ اگر کہیں تم نے اس کے بعد بھی ان لوگوں کی خواہشات کی پیروی کی تو تمہیں اللہ سے بچانے کے لیے نہ کوئی حمایتی ملے گا نہ کوئی مددگار"۔

قرآن نے بارہا ہمیں ان کی چالوں سے خبردار کیا۔ اللہ تعالی نے ایک اور جگہ فرمایا:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى أَوْلِيَاءَ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ مِنْكُمْ فَإِنَّهُ مِنْهُمْ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ[16]

ترجمہ: ”اے ایمان والو! تم یہود ونصاریٰ کو دوست نہ بناؤ، یہ تو آپس میں ہی ایک دوسرے کے دوست ہیں۔ تم میں سے جو بھی ان میں سے کسی سے دوستی کرے وہ بے شک ان ہی میں سے ہے، ظالموں کو اللہ تعالیٰ ہر گز راہِ راست نہیں دکھاتا۔“

صدیوں سے ان کی بدترین دشمنی ان آیات کی حقانیت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ اسپین سے مسلمانوں کا خاتمہ اور صلیبی جنگیں بھی انہی معتصبانہ کوششوں کی ایک کڑی تھیں۔ آج بھی ان کی سرگرمیاں جدید الیکٹرونک میڈیا اور سوشل میڈیا پر منظم منصوبہ بندی سے جاری ہیں۔ مسلمان نسل کو تعلیم کے زیور سے آراستہ کرنے کا جھانسہ دے کر ان سے ان کی ایمانی شناخت کو چھین لینا، ان کو ان کے مقصدِ حیات سے اس طرح غافل کردینا کہ انہیں خبر بھی نہ ہو، ان کو ان کے رب سے دور کرکے انہیں دنیا کے اندھیروں میں بھٹکنے کے لئے چھوڑ دینا، ان کے ایمان کے قیمتی ترین نقش کو کھرچ کر ان کے دلوں پر گمراہی کے نقوش کو ابھارنا، کیا یہ ایک سنگین جرم نہیں ہے؟ کیا یہ امت مسلمہ کے لئے عظیم خسارہ نہیں ہے؟ اور اس معاملے سے غفلت برتنا اور اپنی نسل کی عاقبت برباد ہوتے دیکھ کر بھی خاموشی سادھ لینا دراصل اپنی تباہی پر خود راضی ہو جانا ہے۔ بچوں کے دل و دماغ ورقِ سادہ کی طرح ہیں ان پر جو نقش ثبت کیا جائے گا اس کی چھاپ زندگی بھر رہے گی۔ یہ راستہ امت کی بربادی کی طرف جاتا ہے۔

امام ابن حجر عسقلانیؒ نے بیان فرمایا ہے کہ:

"اللہ تعالی نے قرآن مجید میں سود کے سوا کسی گناہ کو اس طور پر نہیں ذکر فرمایا کہ وہ اللہ اور اس کے رسول سے جنگ ہے، تاہم سود اللہ سے جنگ ہونے کے باوجود اپنی مسلمان اولاد کو عیسائی اسکولوں میں داخل کرنے کے مقابلے میں

دین کے لئے کم خطرناک ہے، کیوں کہ یہ اسکول تو بچوں کے خرمن ایمان کو جلا کر خاکستر کر دینے والی سب سے بڑی بجلی اور عظیم تر مصیبت ہے۔"[17]

مشنری اسکولوں کا طریقہ کار

عیسائی مشنری اسکول پاکستان بننے سے پہلے سے ہی اپنے وقت کے بہترین تعلیمی ادارے سمجھے جاتے تھے اور عصر حاضر میں بھی سمجھے جاتے ہیں۔ آج بھی مقتدر اداروں کے بہت سے اعلی عہدے داران یہیں سے تعلیم یافتہ ہیں۔ ان عیسائی اسکولوں کا اصل ٹارگٹ معاشرے کا سب سے بااثر طبقہ ہوتا ہے۔ عوام اس طبقے کی پیروی کرتے ہیں، یہی طبقہ ملک کی پالیسیز اور قوانین بناتا ہے اور قوانین کے نفاذ میں بھی اپنا کردار ادا کرتا ہے۔ اسی طبقے کے افراد حکومت میں شراکت دار بھی ہوتے ہیں۔ ان کے اختیارات اور اثر ورسوخ کا اندازہ صرف اس بات سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ پاکستان کی 14 اعلیٰ شخصیات، جن میں چھ وزیر اعظم بھی شامل ہیں، مشنری سکولوں سے فارغ التحصیل ہیں۔"[18]

مسلمان بچے اور بچیوں کے ذہنوں میں اسلام سے نفرت پیدا کرنے کے لئے مختلف طریقے اپناتے ہیں۔ ان کے دلوں میں اسلام کے خلاف شبہات پیدا کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑتے۔ ان اسکولوں میں کُلی طور پر اسلامی تعلیمات سے بچے کو ناآشنا رکھا جاتا ہے۔ اور اس کے لاشعور پر عیسائیت کا ایسا سکہ بٹھا دیا جاتا ہے کہ اسے عیسائیت کے مقابلہ میں اسلام کی ہر چیز گھٹیا نظر آتی ہے۔ مسلمان علماء کا کردار ایسے گھناؤنے رنگ میں پیش کیا جاتا ہے کہ وہ علماء کو حقیر سمجھنے لگتا ہے۔

مشنری اسکولوں میں داخلے کا طریقہ کار

ان اسکولوں کے داخلے کا طریقہ کار شاطرانہ اور مکارانہ ہوتا ہے۔ ان میں زیرِ تعلیم طبقے سے پیسوں کی وصولی کے لئے مختلف طریقے اختیار کئے جاتے ہیں۔

"متمول علاقوں کے اسکولز ایسے ہیں جہاں مختلف عنوانوں سے مثلا داخلہ فیس، Donations، بلڈنگ فنڈ، سالانہ فیس وغیرہ سے خوب پیسہ لوٹا جاتا ہے، پھر ان جمع کردہ رقوم کو charity کے نام پر غریب علاقوں کے مشنری اسکولز میں لگا کر عیسائیت کے لئے دل نرم کرتے ہیں۔ علاوہ ازیں شہر کے عیسائی مشنری اسکولز کا اصل ٹارگیٹ Target تو صرف اور صرف بڑے بڑے مالدار لوگوں کے بچے ہی ہوتے ہیں۔"[19]

اس کی مثال ان مشنریز کی charity سے بنایا جانے والا شہر خوش پور ہے۔

"فیصل آباد سے تقریباً 56 کلو میٹر دور 400 گھروں پر مشتمل خوش پور ان چند گاؤں میں سے ایک ہے جو مشنری جذبے کے تحت بسائے گئے۔ اس کیتھولک اکثریتی گاؤں نے توہین رسالت کے قانون میں طویل جیل کاٹنے والی مسیحی خاتون آسیہ بی بی کی رہائی کے لیے بھی اہم کردار ادا کیا ہے"[20]۔

ایک عربی مصنف اس کام پر مامور عیسائی مبلغین کے اعداد و شمار بیان کرتے ہوئے بتاتے ہیں "اس وقت ۵۰ لاکھ سے زائد عیسائی مبلغین دنیا کے مختلف علاقوں میں عیسائیت کی ترویج واشاعت میں مصروف ہیں۔"[21]

مسلمانوں میں تعلیم کے ذریعے عیسائیت کی ترویج کی ابتدا 1861 میں ہوئی:

" سب سے پہلے یہ رائے ڈینیل بلس Danial Bliss اور ڈاکٹر ولیم ٹامسک William Tomsic نے دی تھی، ان دونوں نے ۱۸۶۱ میں مسلم ملکوں میں تعلیمی ادارے اور اسکول قائم کرنے کے بارے میں غور وخوض کیا تا کہ بیک وقت خود مسلمانوں میں سے عیسائیت کے مبلغ اور داعی تیار کیے جا سکیں اور بڑی تعداد میں لوگوں کو متاثر بھی کیا جا سکے۔"[22]

مسلم بچوں کو بھٹکانے کے چند طریقے

محمد فیض اللہ برکاتی مصباحی نے ایسے چند طریقوں کا ذکر کیا ہے کہ عیسائی تربیت یافتہ اساتذہ مسلم بچوں سے کہتے ہیں:

> "تم مسلمان ہو، چلو اپنے اللہ اور اپنے پیغمبر (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) سے چاکلیٹ مانگو۔ ان کے کہنے کے مطابق بچے چاکلیٹ مانگتے ہیں مگر نہیں ملتی۔ اب عیسائی کہتے ہیں عیسیٰ مسیح سے مانگو، جوں ہی بچے چاکلیٹ مانگتے ہیں، اسلام دشمن عیسائی بٹن دباتے ہیں اور پہلے ھی سے ریموٹ کے ذریعے سیٹ کی ہوئی چاکلیٹ اوپر سے گرتی ہے۔ اس طرح عیسائی مسلمان بچوں کو ایمان کی دولت سے محروم کر کے دائمی عذاب کا مستحق بنا رہے ہیں۔"[23]

ایسے واقعات بھی علماء نے ذکر کئے ہیں کہ ان اسکولوں میں مامور اساتذہ اسلامی شعائر اور اسلام سے تعلق رکھنے والی شخصیات کی تحقیر کرتے ہیں تا کہ مسلمان بچوں کے دلوں میں ان کی عزت نہ رہے۔

"ایک مسلمان لڑکے نے تاریخ کی کتاب پر ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا نام پڑھا تو ساتھ رضی اللہ عنہ کہہ دیا۔ اس پر عیسائی استاد بچے پر بہت برہم ہوا اور اس کو خوب ڈانٹا۔[24]"

ان مشنری اسکولز کے علاوہ بھی مسلمانوں کی تعلیم پر اپنا اثر ڈالنے کے لئے ان کے مختلف طریقہ کار اور ذرائع ہیں، ہر ذریعہ عیسائیت کی ترویج وترقی میں پہلے سے زیادہ منظم انداز میں کام کر رہا ہے۔

بائیبل کارسپانڈنس سکولز

عیسائیت کی تبلیغ کے ذرائع میں سے ایک مؤثر ذریعہ "بائیبل کارسپانڈنس اسکولز" ہیں۔ یہ اس نام سے بائیبل کی تشریح و توضیح پر مبنی لٹریچر عوام الناس تک پہنچاتے ہیں۔ اس ذریعہ سے یہ لوگ دین کا علم نہ رکھنے والوں کو بھٹکاتے ہیں۔ ہندوستان میں ان سکولز اور اداروں کی کارکردگی کے بارے میں ڈاکٹر اے ایم شرگون رقمطراز ہیں:[25]

"ایک اور کوشش جو بہت سے ممالک میں لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کر رہی ہے وہ بائیبل کارسپانڈنس کورس ہیں۔ ہندوستان میں یہ طریقہ اخباروں کے ذریعہ بشارتی کام سے شروع ہوا۔ اس کے اخبار "ہندو" اور دہلی کے اخبار "ہندوستان ٹائمز" میں مختلف مضامین اور اشتہار دیئے گئے، جن میں مذہب کے متعلق سوالات درج تھے اور مسیحیت کے بارے میں بھی کچھ نہ کچھ لکھا گیا اور پڑھنے والوں کو دعوت دی گئی کہ اگر وہ اس کے بارے میں کچھ اور دریافت کرنا چاہتے ہوں تو بائیبل کارسپانڈنس کورس میں شامل ہو جائیں۔ "ہندوستان ٹائمز" میں ایسٹر کے متعلق ایک اعلان کی وجہ سے ایک سو عرضیاں ان لوگوں کو وصول ہوئیں جو اس کورس میں شامل ہونا چاہتے تھے۔ ولور (Vilor) میں ڈاکٹر سٹینلی جونس کی میٹنگوں کے بعد ۴۵۰ درخواستیں وصول ہوئیں۔ یہ تحریک پھیلی اور زور پکڑتی گئی یہاں تک کہ اب یہ کورس ہندوستان اور سری لنکا میں تقریباً نو (۹) زبانوں میں کروائے جارہے ہیں۔"

بائیبل کارسپانڈنس کورسز کے ذریعے عیسائیت کی ترویج

اس سلسلے میں بہت سے شواہد ملے ہیں، جو عیسائیت کی تبلیغ کے لئے خاموشی سے کام کر رہے ہیں۔

جنوبی ہندوستان کے کلیسا کے بشپ نیو بیگن (New Bagan) کہتے ہیں کہ "مجھے کئی بائیبل کارسپانڈنس کورسوں کے بارے میں علم ہے، ان میں سے ایک کے تقریباً بارہ ہزار ممبر ہوں گے۔ یہ کورس بہت احتیاط سے تیار کیے جاتے ہیں اور اکثر اوقات ان کے مکمل ہونے میں کئی کئی مہینے لگ جاتے ہیں۔ اگر کوئی طالب علم محض تجسس کی وجہ سے یہ کورس شروع کرے تو وہ اکثر اسے پورا نہیں کر سکتا، کہیں اگر وہ یہ تمام کورس ختم کر لے تو اس کی زندگی پر ضرور ایک گہرا اثر پڑے گا۔ ایسے ایک طالب علم نے حال ہی میں ہمیں لکھا ہے "میں ہندو تھا لیکن اب خداوند یسوع مسیح پر ایمان لے آیا ہوں اور بتسمہ پالیا ہے۔"[26]

ان کورسز کو باقاعدہ طور پر چلانے کے لئے بائیبل اسکولز قائم کیے گئے ہیں اور ان کی پشت پر کثیر سرمائے کے علاوہ جدید ذرائع ابلاغ کی مدد بھی شامل ہوتی ہے۔ پاکستان میں بھی یہ سرگرمیاں جاری وساری ہیں۔

"پاکستان میں تقریباپندرہ بائیبل سکولز اپنے تمام تر وسائل اور ذرائع ابلاغ کے ساتھ سرگرم عمل ہیں۔ ان کے مرکز ان شہروں میں ہیں: فیصل آباد، لاہور، کراچی، ڈیرہ غازی خان، ڈیرہ اسماعیل خان، ملتان، شکارپور، راولپنڈی، ایبٹ آباد، لاڑکانہ، میرپور"۔[27]

بائیبل سکولز کا طریقہ کار

مشنری اداروں کے تنخواہ دار عیار پادری اور ان کے ساتھی علم و آگاہی کے امرت کے نام پر گمراہ کن زہر مسلمانوں میں پھیلا رہے ہیں۔ دین حق کے خلاف ہمہ وقت سازشیں ان کی ڈیوٹی میں شامل ہیں۔ ان کے کام کرنے کا طریقہ کار بھی کچھ مختلف ہے۔

"ان کا طریقہ کار کچھ اس طرح سے ہے کہ اخبار میں اشتہار دیا جاتا ہے کہ "توریت، زبور اور صحائف الانبیاء کا مطالعہ کیجئے"۔ اور کبھی صحت سے متعلق اشتہار دیئے جاتے ہیں۔ سادہ لوح قارئین میں بعض تو سرے سے ہی ان ناموں سے ناواقف ہوتے ہیں اور بعض جن کو معلوم ہوتا ہے کہ یہ کتب فلاں فلاں نبی پر نازل ہوئی تھیں، وہ تجسس و تعجب کے ساتھ ساتھ بائیبل اسکولز کو ایک علمی ادارہ سمجھتے ہوئے ان سے لٹریچر طلب کرتے ہیں۔ لٹریچر میں انتہائی ذہانت سے صرف علمی انداز روا رکھا جاتا ہے۔ بعض مختلف فیہ مسائل کا کھل کر اظہار نہیں کیا جاتا۔ ویسے بھی یہ ایسے مسائل ہیں جن سے عوام عموماً ناواقف ہوتے ہیں۔ چنانچہ قاری اور طالب علم یکطرفہ معلومات کے باعث لٹریچر کی تعلیم پر پوری طرح راسخ ہو جاتا ہے۔ خوبصورت اسناد اور عمدہ کتابیں بطور انعام حاصل کرنے والا طالب علم جال میں پھنس جاتا ہے۔ انجیل اور بائیبل عطا کرنے کے خوشنما وعدے تجسس کے مارے ہوئے قاری کو کسی اور کام کا نہیں چھوڑتے۔"[28]

نبی آخری الزماں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اور مرتبے کو گھٹا کر پیش کرنا ان کے دلوں کے ازلی بغض کی عکاسی کرتا ہے۔ جس کی تازہ مثال۔۔۔ پادری برکت اے خان آف سیالکوٹ کی تصنیف "قیامت اور زندگی" ہے۔

"کسی تحصیلدار کو سلام کرتے وقت کہیں گے کہ ڈپٹی کمشنر صاحب سلام! تو وہ تحصیلدار فوراً سمجھ جائے گا کہ اس سلام کرنے والے شخص نے میرا مذاق اڑایا ہے کیونکہ میں ڈپٹی کمشنر نہیں ہوں یہی حال ان لوگوں کا ہے جو اپنے دین کے بارے میں مبالغہ آمیزی کرتے ہیں کہ ہمارے ہادی نبیوں کے سردار ہیں، وہ محبوبِ خدا ہیں، وہ مقصودِ کائنات ہیں، وہ وجۂ تخلیق کائنات ہیں، وہ نبیوں کے سرتاج ہیں، وہ روزِ قیامت شفاعت کریں گے، سب نبی ان کے پیچھے نماز پڑھیں گے۔ مبالغہ کی حد ہو گئی۔" (نعوذ باللہ)[29]

پاکستان میں انٹر فیتھ ڈائیلاگ، نصاب، پی ایچ ڈی مقالات، Conferences

عیسائیت کے ان علمبر داروں نے پاکستان جیسے ملکوں کے سرکاری اور نجی شعبہ تعلیم میں نقب لگانے کے لیے بھی خاص منصوبہ بندی کی۔ اس منصوبے کا خاص نشانہ مسلمان پالیسی ساز، ماہرین تعلیم، مذہبی اسکالرز اور عام تعلیم یافتہ افراد تھے۔ اپنے تعصب کو رواداری کی مٹھاس میں لپیٹ کر اعلیٰ سطح پر اپنی علمی حیثیت منوانے کے لئے بڑے پیمانے پر علمی اور فکری تقاریب منعقد کی جاتی ہیں۔

محمد عمار خان ناصر ان کی اعلیٰ سطح کی علمی سرگرمیوں پر روشنی ڈالتے ہوئے کہتے ہیں:

"ان کی ذہن سازی اور ان کے عقائد و نظریات میں نقب لگانے کے لیے "انٹر فیتھ ڈائیلاگ" (مکالمہ بین المذاہب) کا آغاز کیا گیا۔ Human Rights (انسانی حقوق) کو میٹھی گولی میں لپیٹ کر پیش کیا۔ عدم تشدد، برداشت، رَواداری، آزادی، مساوات اور ترقی جیسے بظاہر بے ضرر نظریات کو باقاعدہ ایک نصاب کے طور پر متعارف کروایا گیا۔ پاکستانی جامعات میں مخصوص موضوعات پرPHD پی ایچ ڈی مقالات لکھوائے گئے۔ پاکستان سے مرحلہ وار دانشوروں، اسکالروں، مذہبی رہنماؤں کو امریکہ، جرمنی اور ناروے بلا کر کانفرنسیں منعقد کی گئیں۔ ان کانفرنسوں کا مقصد غیر محسوس طریقے سے اسلامی نظریات والے اذہان، مزاج اور سوچ کی تبدیلی تھی، نیز اس ذریعے سے اپنے مطلب کے افراد کی تلاش بھی تھی جو ان کے عزائم کی تکمیل میں معاون ثابت ہو سکیں۔"[30]

این جی اوز کی نظام تعلیم میں مداخلت

عیسائی مشنریز نے چاروں جہت سے مسلمانوں کو گھیرا ہوا ہے۔ ان کے زیر سایہ بیرونی امداد سے پاکستان میں این جی اوز قائم کی گئیں۔ اس کے بعد وہ اپنے دائرہ اختیار کو بتدریج وسیع کرتی گئیں۔ یہ این جی اوز بھی ان مشنریز کے دست راست کی حیثیت رکھتی ہیں۔ رفتہ رفتہ ہر معاملے خصوصا نظام تعلیم میں ان کی مداخلت بڑھتی چلی گئی یہاں تک کہ یہ اسکولوں اور دینی مدارس کے نصاب میں اور اسلامی عقائد میں شک ڈالنے لگے۔

باقاعدہ طور پر ان کے ایجنٹس اور ان کی ٹیم کے دیگر افراد کی مدد سے اسکولوں کے ساتھ ساتھ مدارس میں بھی دخل اندازی شروع کی۔ درسی نصاب اور نظام تعلیم کے طریقہ کار پر اپنا دائرہ اثر بڑھانا شروع کیا۔ اپنے مقامی ایجنٹس کی مدد سے ورک شاپس منعقد کی جاتی ہیں جہاں اسلامی عقائد اور ایمانی نظریات پر سوالات اٹھائے جاتے ہیں اور کھل کر اپنے شکوک و شبہات کا اظہار کیا جاتا۔ ان این جی اوز کے چند سال قبل کے اعداد و شمار یہ ہیں۔

"عیسائی مشنریز کا ایک اہم ہتھیار این جی اوز ہیں جو اب تک لاکھوں مسلمانوں کو عیسائی کر چکے ہیں۔ دنیا بھر میں ۵ لاکھ این جی اوز اسلام کے خلاف اہم کردار ادا کر رہی ہیں"[31]

Peace And Education Foundation Islamabad Report for the year 2016.[32]

پیس اینڈ ایجوکیشن فاؤنڈیشن اسلام آباد رپورٹ

وقت کے ساتھ ان کرسچن این جی اوز کی محنت ہمارے اپنے پاکستان میں کتنا اثر و رسوخ اختیار کر چکی ہے؟ اور ہمارے ملک کے طریقہ تعلیم اور سرکاری نصاب کے شعبوں میں ان کی مداخلت کس درجے تک پہنچ چکی ہے؟ اس کا اندازہ "کمیشن برائے بین الاقوامی مذہبی آزادی" کے تعاون سے "پیس اینڈ ایجوکیشن فاؤنڈیشن اسلام آباد" کی حال ہی میں جاری کردہ رپورٹ برائے سال 2016ء سے ہوتا ہے، جس کا عنوان ہے:

TEACHING INTOLERANCE IN PAKISTAN

"پاکستان میں عدم برداشت کی تدریس"

یہ رپورٹ پیس اینڈ ایجوکیشن فاؤنڈیشن کی جاری کردہ ہے۔ اس کا پورا متن انگریزی اور غیر معیاری اردو ترجمے کے ساتھ دستیاب ہے۔ www.uscirf.gov

یہ پوری رپورٹ چشم کشا ہے اور اس کے مندرجات کا جائزہ لینے کے لیے الگ سے مضمون کی ضرورت ہے۔

اس رپورٹ میں سرکاری نصابِ تعلیم میں پائے جانے والے عدم برداشت پر مبنی اسباق کا صوبے وار جائزہ لیا گیا ہے اور اس سلسلے میں اپنی سفارشات اور تجاویز مرتب کر کے پیش کی گئی ہیں۔ (ہم یہاں شعبہ تعلیم کے متعلق ان کی تجاویز پر ایک نظر ڈالتے ہیں تاکہ ان کے عزائم کا کچھ اندازہ کیا جا سکے)۔

یہ رپورٹ جس کا عنوان "پاکستان میں عدم برداشت کی تدریس" ہے، دراصل خود عدم برداشت، اور اسلام سے شدید نفرت اور منفی خیالات سے عبارت ہے۔ پیس اینڈ ایجوکیشن فاؤنڈیشن کی رپورٹ نظریہ پاکستان، مسلمانوں کے جداگانہ تشخص، ہندو، سکھ، عیسائی، یہودیوں اور قادیانی کے الگ قوم ہونے کو منفی اور دقیانوسی تصورات قرار دیتی ہے۔

- اس رپورٹ کے تیار کرنے والے افراد کو اعتراض ہے کہ سرکاری نصاب تعلیم میں نظریۂ پاکستان کیوں پڑھایا جاتا ہے؟[33]
- سرکاری نصاب تعلیم میں اسلام کو پاکستان کی کلیدی خصوصیت اور پاکستانی شناخت کے طور پر کیوں پیش کیا جاتا ہے۔[34]

- اسکول کے بچوں کو یہ کیوں پڑھایا جاتا ہے کہ "اسلامی مذہب، ثقافت اور سماجی نظام غیر مسلموں سے مختلف ہیں۔"[35]
- اس بات پر شدید قلق کا اظہار کیا گیا ہے کہ غازی علم دین شہید کا تذکرہ نصابی کتب میں کیوں موجود ہے؟[36]
- رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ محمد بن قاسم اور محمود غزنوی کا تذکرہ طالب علموں کو تشدد پر ابھارتا ہے۔ (عنوان "جنگ اور تشدد کی ستائش")
- یہ رپورٹ اس بات پر بھی اپنی خفگی کا اظہار کرتی ہے کہ نصابی کتابوں میں عیسائیوں، قادیانیوں، یہودیوں اور ہندوؤں کے متعلق تعصب کا اظہار کیا گیا ہے[37]۔
- پیس اینڈ ایجوکیشن فاؤنڈیشن کی رپورٹ میں اس بات پر بھی شدید اعتراض کیا گیا ہے کہ انگریزوں کے برصغیر پر تسلط، عیسائی پادریوں اور مشنریوں کی سرگرمیوں کو نصابی کتب میں منفی طور پر کیوں پیش کیا گیا ہے۔[38]
- رپورٹ میں جگہ جگہ بھارت کی نہ صرف بے جا حمایت کی گئی ہے بلکہ بھارت کے متعلق پاکستان کے دیرینہ مؤقف کو تعصب اور جہالت پر مبنی قرار دیا گیا ہے۔[39]

نصاب کی تیاری کے لیے پیس اینڈ ایجوکیشن فاؤنڈیشن نے جو ہدایات بعنوان "تجاویز" دی ہیں وہ کچھ یوں ہیں۔[40]

- تمام پاکستانیوں کو فراہم کی گئی مذہبی آزادی کی آئینی ضمانتیں درسی کتابوں میں ظاہر کرنی چاہیے۔
- طالب علموں کو ایسا مواد بالکل نہیں پڑھانا چاہیے جو کسی ایک مذہب کو دوسرے مذہب پر برتر ثابت کرے۔

(یعنی اسلام کو عیسائیت، یہودیت، ھندومت اور قادیانیت پر فوقیت نہیں دی جانی چاہیے)۔

- اسلام کے بطور واحد صحیح دین ہونے کو درسی کتابوں سے ختم کیا جانا چاہیے۔

(یعنی خاکم بدھن اسلام واحد سچائی نہیں بلکہ دیگر مذاہب بھی حق ہیں، اس کا واضح مطلب ایمان سے محرومی ہے)۔

- "منفی تلقین" ختم ہونی چاہیے۔ (یعنی نہی عن المنکر کا خاتمہ)۔
- پاکستان میں پُرامن بقائے باہمی اور مذہبی تنوع کو تسلیم کیا جانا چاہیے۔ (یعنی وحدت ادیان / تقارب ادیان کا پرچار)۔
- درسی کتب میں اقلیتی گروہوں کے نامور افراد کی مثالیں بھی شامل کی جانی چاہیے۔

پیس اینڈ ایجوکیشن فاؤنڈیشن کی رپورٹ میں اہم بات اس کا بے باک اور دوٹوک لہجہ ہے۔ رپورٹ کی سفارشات تحکمانہ انداز رکھتی ہیں، وہ سفارشات نہیں بلکہ ہدایات ہیں۔ اس رپورٹ کی بیان کردہ شقوں کی زد براہ راست اسلامی تشخص پر پڑتی ہے، اس کے اندازِ بیان سے ان کے پیچھے موجود دباؤ کو بخوبی محسوس کیا جاسکتا ہے۔

اس رپورٹ کے متعلق صدر وفاق المدارس العربیہ پاکستان شیخ الحدیث مولانا سلیم اللہ خان نے بے لاگ تبصرہ کیا:

"دینی مدارس کے نصاب میں تبدیلی، نظام تعلیم میں تبدیلی، مغرب کے جدید نامعقول نظریات اور مغربی اطوار کی مدارس میں ترویج، یکساں نصاب رائج کرنے کی خواہش، معاشرے میں مدارس کے کردار کو حد درجہ محدود کرنے کی منصوبہ بندی، مختلف حیلوں سے مدارس کو ہراساں اور تنگ کرنے کی روش، مدارس پر اقتصادی اور حکومتی بندشیں۔۔۔ یہ سب اہلِ نظر سے چھپی ہوئی باتیں نہیں۔۔۔ جس دن مدارس کے خلاف اہلِ مغرب کی یورش کامیاب ہوگئی پھر پاکستان کو "اسپین" بننے میں دیر نہیں لگے گی"۔[41]

خلاصہ کلام

فتنوں کے اس دور میں کوئی بھی فتنہ ایسا نہیں جس کا حل ہمیں قرآن وسنت سے نہ ملتا ہو، عیسائی مشنریز کی چالیں مسلمانوں کے لئے نئی نہیں ہیں۔ کوہ صفا پر گونجتی ہوئی فرد واحد کی تنہا پکار سے لے کر حجۃ الوداع کے ٹھاٹھیں مارتے سمندر تک، طائف میں خون سے بھرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جوتوں سے لے کر مختلف ممالک میں بھیجے گئے خطوط اور وفود تک، نرمی اور محبت سے گندھے لفظوں سے لے کر اسلام کی عزت کو بچانے کے لئے اٹھنے والی تلوار تک کا ہر لمحہ ہمیں دعوت دین کے حقیقی اسرار و رموز سے آشنا کرتا ہے کہ کسی بھی قسم کے مشکل ترین حالات میں مومنوں کی حکمت عملی کیا ہو گی۔

نبی آخری الزماں کی سیرت دور اول سے دور حاضر تک روشنی کا مینار ہے، جو ہر لمحہ ہر میدان میں مومنوں کی رہنمائی کا مکمل ذریعہ ہے، یہ نور کا وہ منبع ہے جو صراط مستقیم کے نشان واضح کرتا تھا، کرتا ہے اور تا قیامت کرتا رہے گا۔ ضرورت اس نگاہ بینا کی ہے جو زندگی کے ہر معاملے کو قرآن وسنت کی روشنی میں پرکھے اور شریعت مطہرہ کو انفرادی اور اجتماعی طور پر نافذ کرے۔ ابابیلوں سے ہاتھیوں کے لشکر کو تہس نہس کرنے والا رب تن تنہا اپنے گھر اور اپنے دین کی حفاظت کے لئے کافی ہے۔ اس شمع اسلام کی حفاظت تو باری تعالی ضرور فرمائیں گے مگر اس سلسلے میں کی جانے والی ہر کوشش اللہ ربِ کائنات کی نگاہ میں ہے۔

یہ زمین و آسمان منتظر ہیں کہ خدائے واحد کے ماننے والے سرور کائنات محمد ﷺ کو اپنا امام بنا کر اپنی مدد آپ کا مصمم ارادہ کر لیں۔ اور پھر ہر قسم کے اختلافات کو بالائے طاق رکھ کر سیسہ پلائی دیوار بن جائیں۔ عیسائی مشنریز کی سرگرمیوں کو بے نقاب کرنا اس لئے بھی ضروری ہے تاکہ امت وسط فرقہ واریت، قومیت، عصبیت اور مسالک کے جال سے نکل کر دین حق کی حفاظت اور سربلندی کے لئے ایک ہو جائے۔

وقت کی ضرورت ہے قرآن و سنت کو مضبوطی سے تھام لیا جائے، ایمان کی سلگتی چنگاری کو بھڑکا کر اپنے خالق کی معرفت کا الاؤ روشن کر لیا جائے۔ اپنے رب کی محبت کی چاشنی کی مٹھاس ہر ایمان والے کو چکھانے کی منظم کوشش کی جائے تاکہ اسلام کی حقیقی روشنی سے امت مسلمہ کے دلوں کو منور کیا جا سکے۔

مشنری اسکولوں کا بہترین نعم البدل تیار کرنا ہی ان سے بچنے کا راستہ ہو سکتا ہے۔ جدید علوم حاصل کرنے کے لئے انگریزی زبان کی اہمیت سے بھی انکار ممکن نہیں۔ ایسے اسکول جہاں انگلش کو میڈیم بنایا جائے اور ان کا معیارِ تعلیم اتنا بلند ہو کہ امت مسلمہ کے ہونہار کسی بھی میدان میں مشنری اسکولوں کے طلبا سے کسی طور کم نہ ہوں۔

اگر مشنری اسکولوں کے تعلیمی معیار، نظم و ضبط اور طریقہ تعلیم سے ہم اس قدر مرعوب ہیں کہ ان اسکولوں کو نئی نسل کے لئے بہترین مستقبل کا ضامن سمجھتے ہیں تو اللہ تعالیٰ نے مسلم دنیا کو بیش قیمت وسائل، بہترین صلاحیتوں اور مال و دولت سے نوازا ہے۔ کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ ان وسائل، مال اور صلاحیتوں کے استعمال سے ایسے اسکولوں کی منصوبہ بندی کی جائے جن میں اعلیٰ تعلیم یافتہ علماء اس نسلِ نو کی بہترین آبیاری کریں اور انہیں اسلامی تربیت کے ساتھ ساتھ جدید علوم و فنون سے آراستہ کریں۔

یہ بھی اہم ہے کہ اپنے ارد گرد دشمنانِ دین پر کڑی نگاہ رکھی جائے۔ کسی بڑی طاقت کے دباؤ میں آ کر اسلام دشمن نظریات کو ہرگز قبول نہ کیا جائے۔ اور تمام عالم اسلام غیرت دینی کا مظاہرہ کرتے ہوئے مغربی این جی اوز کے ساتھ عدم تعاون کا اعلان کرے، اور تمام مفادات کو بالائے طاق رکھ کر دین حق کو مسخ کرنے کی ہر کوشش کا دندان شکن جواب دیا جائے۔

کسی بھی بڑے مشن کے لئے کچھ منتخب افراد کو خاص تربیت سے گزارا جاتا ہے اسی طرح اس عظیم ترین مشن کے لئے داعیانِ حق کی ایک مخلص جماعت کو تیار کیا جائے۔ جو دینی علم کے ساتھ جدید ترین علم و ٹیکنالوجی پر عبور رکھتے ہوں جو نہ صرف ہر میدان میں مشنریز کے تابڑ توڑ حملوں سے نپٹنے کا گُر جانتے ہوں بلکہ دین کا پیغام میڈیا کے ذریعے جدت اور حکمت سے پہنچانے والے ہوں۔ مشنریز کی سرگرمیوں پر خاص نظر رکھنا بھی ان کی ذمہ داریوں میں شامل ہو۔

References

[1]https://www.ajkiduniya99.in/2020/08/Missionary-kiya-hai.html

[2] Dr. Mahmod Ahmad Ghazi " Masihiat ky almi azaim ur tareqay kar" Tarjuman ul Quran. March 2013

[3] Dr. Mahmod Ahmad Ghazi " Masihiat ky almi azaim ur tareqay kar" Tarjuman ul Quran. March 2013

[4] https://www.ajkiduniya99.in/2020/08/Missionary-kiya-hai.html

[5] https://dunya.com.pk/index.php/special-feature/2021-04-28/24912

[6]https://qalam.esabaq.com/mshniri-schoolon-ki-talim-musalmanon-ke-ley-lamha-fikriia

[7] https://www.ajkiduniya99.in/2020/08/Missionary-kiya-hai.html Essai Missionary kya hy, Alme Islam pr es ka asar o rusoq kesa hy, An Important Report. Aj ki Duniya Urdu- 18 August, 2020

[8]https://qalam.esabaq.com/mshniri-schoolon-ki-talim-musalmanon-ke-ley-lamha-fikriia

[9] Sheikh Yousouf Ismail nibahani tarjuma Muhammad faiz ullah Barkati misbahi, "Missionary Schools main Muslim tulba ka anjaam" Kitab Mahal, Darbar Market, Lahore

[10] Muhammad Ameen" Esaiyet ke Sargrmian" Awami Islamic Mission. Maktaba Lahore Pakistan.

[11] Essai Missionary kya hy, Alme Islam pr es ka asar o rusoq kesa hy, An Important Report. Aj ki Duniya Urdu- 18 August, 2020

[12] Maulna Syed Ahmad Wamid Nidwi " Missionary schools ke taleem, Muslmano ky lye lamhe Fikria

[13] Muhammad Ameen" Esaiyet ke Sargrmian" Awami Islamic Mission. Maktaba Lahore Pakistan.

[14]https://qalam.esabaq.com/mshniri-schoolon-ki-talim-musalmanon-ke-ley-lamha-fikriia

[15] Al Quran, Al Baqara: 120

[16] Al Quran, Al- Maidah: 51

[17] Imam Ibne Hajr " Tuhfa Sharah Minhaj lel Imam Navwi" Dar ul Marifatah. Beirut.

[18]https://gulfnews.com/world/asia/pakistan/sindh-cm-hails-christian-missionary-schools
[19] Maulana Mufti Ibrar Mateen baig Qasmi " Essai Missionary schools ka asal maqsad" Monthly Dar ul Uloom shumara, vol 94,June 2010.
[20] https://www.bbc.com/urdu/pakistan
[21]https://qalam.esabaq.com/mshniri-schoolon-ki-talim-musalmanon-ke-ley-lamha-fikriia
[22] Essai Missionary kya hy, Alme Islam pr es ka asar o rusoq kesa hy, An Important Report. Aj ki Duniya Urdu- 18 August, 2020
[23] Sheikh Yousouf Ismail nibahani tarjuma Muhammad faiz ullah Barkati misbahi, "Missionary Schools main Muslim tulba ka anjaam" Kitab Mahal, Darbar Market, Lahore
[24] Muhammad Ameen" Esaiyet ke Sargrmian" Awami Islamic Mission. Maktaba Lahore Pakistan.
[25] A.M Shargon, Translated by Mrs. K.L Nasir " Basharat Alam main Bible ka darja" Published 1956. Page 209,210
[26] A.M Shargon, Translated by Mrs. K.L Nasir " Basharat Alam main Bible ka darja" Published 1956. Page 209,210
[27] Muhammad Ammar Khan Nasir " Masehe Missionaries ke sargarmian ur Muslim ulma ur deeni idaron ke zimadarian
[28] http://alsharia.org/1990/may/maseehi-missionary-ammar-nasir
[29] Padri Barkat A Khan of Sialkot " Qaimat ur Zindagi" page 11.
[30] Sheikh ul Hadith Saleem Ullah Khan (President Wifaq ul Madaris Al Arabia Pakistan "Peace And Education Foundation ke Report ka ek Jaiza"
[31] Muhammad Anwar Bin Akhtar " Dunia Essaiyat ke zad main" Dept Tahqeq o Tasnif Maktaba Arslan Urdu Bazar, Karachi. Published July 2001.
[32] www.uscirf.gov
[33] www.uscirf.gov page no 6,28
[34] www.uscirf.gov page no 5
[35] www.uscirf.gov page no 1
[36] www.uscirf.gov page no 30

[37] www.uscirf.gov page no 5
[38] www.uscirf.gov page no 8, 32
[39] www.uscirf.gov page no 5,6,7,9,27
[40] www.uscirf.gov page no 10
[41] Sheikh ul Hadith Saleem ullah Khan (President Wifaq ul Madaris Al Arabia Pakistan “ Peace And Education Foundation ke Report ka ek Jaiza”